بسم اللہ الرحمن الرحیم

نیو مسلم پرانے مسلمانوں کے ساتھ کیسے گھل مل کر رہ سکتا ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

نئے مسلمان (New Muslims)، پرانے مسلمانوں (Old Muslims) میں کس طرح گھل مل کر رہ سکتے ہیں؟

جواب

اسلام قبول کرنے والا شخص ایک ایسی وسیع، مضبوط اور عالمگیر برادری کا حصہ بن جاتا ہے جو رنگ، نسل، زبان، قومیت اور مال ودولت کے امتیازات سے بالاتر ہے، کیونکہ اسلام میں کسی انسان کی عزت و فضیلت کا مدار اس کا نسب یا نیا پرانا ہونا نہیں، بلکہ پرہیزگاری ہے، جیساکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: "بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔" **(پ26، الحجرات: 13)** اسلام کی بنیادی اور حسین تعلیم یہ ہے کہ تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ ان کے درمیان دنیاوی عام بنیادوں کے علاوہ ایک بہت گہرا رشتہ وہ ہے جو دین، ایمان اور اسلامی اخوت پر قائم ہوتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: "صرف مسلمان بھائی بھائی ہیں۔" **(پ26، الحجرات: 10)**

اسلامی اخوت اور دینی بھائی چارے کے اصولی رشتے کے ہوتے ہوئے اس کے اظہار اور اسے مزید مضبوط کرنے کے لیے چند طریقے بیان کیے جاتے ہیں جو ایک دوسرے کے قریب آنے میں بہت مؤثر ثابت ہوتے ہیں۔

حسنِ اخلاق، ملنساری اور تواضع کے ذریعے تعلق بنائے:

حقیقی اسلامی معاشرے میں جہاں پرانے مسلمانوں کے لیے نئے مسلمانوں کو نرمی و حکمت کے ساتھ اپنے قریب کرنے، ان کی حوصلہ افزائی کرنے، دین کے بنیادی احکام آسان اور قابلِ فہم انداز میں سکھانے، انہیں مساجد ودینی اجتماعات میں شرکت کروانے اور نیک لوگوں کی صحبت سے جوڑنے کی ترغیب موجود ہے، وہیں نو مسلموں کے لیے بھی اسلامی تعلیم ہے کہ وہ پرانے مسلمانوں میں گھل مل کر اسلامی معاشرے کا ایک فعال اور مفید رکن بنیں اور اس مقصد کے حصول کا سب سے مؤثر طریقہ یہ ہے کہ وہ لوگوں کے ساتھ حسنِ اخلاق، ملنساری اور تواضع کا برتاؤ رکھیں، روزانہ ایک آدھ بار ان کے ساتھ بیٹھنے کی روٹین بنائیں، ان کا حال احوال معلوم کریں، مشکل گھڑی میں ایک دوسرے کے کام آئیں اور کسی کو تکلیف نہ پہنچائیں۔ نبیِ کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "مثل المؤمنين في توادهم وتراحمهم وتعاطفهم مثل الجسد اذا اشتكى منه عضو تداعى له سائر الجسد بالسهر والحمى"

ترجمہ : مؤمنوں کی مثال ایک دوسرے کے ساتھ محبت، رحمت اور شفقت کرنے میں جسم کی طرح ہے، جب اس کا ایک حصہ بیماری میں مبتلا ہوتا ہے، تو سارا جسم بے خوابی اور بخار میں اس کے ساتھ شریک ہوجاتا ہے۔ **(الصحیح المسلم، 1999/4، ط: بیروت)**

مسجد اور دینی اجتماعات وغیرہ میں شرکت سے باہمی وابستگی مضبوط کرے :

آپس میں میل ملاقات کا بہترین اور بابرکت ذریعہ مسجد میں حاضری بھی ہے جو جائے عبادت کے ساتھ ساتھ لوگوں سے باہمی تعلق، دینی تربیت اور روحانی نشوونما کا ایک جامع مرکز ہے۔ پنج وقتہ نماز باجماعت کے ذریعے روزانہ ایک صف میں کھڑا ہونا، مسلمانوں سے ملاقات اور سلام دعا کرنا دلوں میں قرب پیدا کرتا ہے، یونہی جمعہ کا اجتماع اور مختلف مواقع پر ہونے والی دینی محافل وغیرہ میں شرکت انسان کو دین کی صحیح سمجھ اور نیک صحبت عطا کرتی ہے۔

اہلِ علم کی صحبت سے سیکھے اور گھل مل کر علم و فہم بڑھائے :

نو مسلم چونکہ ابتداءً دینی معلومات سے مکمل طور پر واقف نہیں ہوتا، اس لیے وہ علم دین سیکھنے کے لیے کسی مستند اہلِ علم کی صحبت اختیار کرے اور اپنی موجودہ حالت کے مطابق دینِ اسلام کی ضروری تفصیلات کا علم سیکھتے ہوئے اپنی زندگی کو اسلامی تعلیمات کے سانچے میں ڈھالتا رہے کہ قرآن پاک میں ہے : ﴿فَسْــٴَـلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ ترجمہ کنزالعرفان : "اے لوگو! اگر تم نہیں جانتے تو علم والوں سے پوچھو۔" **(پ14، النحل: 43)** اسی صحبت کے ذریعے نو مسلم عقیدہ، طہارت، نماز، تلاوت، اخلاق اور روزمرہ اسلامی آداب کو مرحلہ وار سیکھتا ہے، جس سے نہ صرف اس کے علم و عمل میں پختگی آتی ہے، بلکہ اس کا اعتماد بڑھتا، غلطیوں کی اصلاح ہوتی اور دینی زندگی میں استقامت پیدا ہوتی ہے۔ حصولِ علم کا یہ راستہ اسے پرانے مسلمانوں کے ساتھ زیادہ آسانی اور اعتماد کے ساتھ گھلنے ملنے میں مدد دیتا ہے۔

ایک اچھا مسلمان دوست یا رہنما (Mentor) بنائے :

طبیعتِ انسانی کا تقاضا ہے کہ انسان ہم مزاج افراد کی طرف رغبت رکھتا ہے اور یہی قریبی اور بااعتماد تعلق دوستی کہلاتی ہے۔ اچھا دوست اختیار کرنے کے متعلق رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا : "لا تصاحب الا مؤمنا ولا یأکل طعامك الا تقي" یعنی کامل مومن کے علاوہ کسی کو دوست نہ بناؤ اور تمہارا کھانا پرہیزگار ہی کھائے۔ **(سنن ابی داود، 259/4، ط: بیروت)** اس لیے اپنے ہم مزاج نیک اور صاحب فہم افراد کو اپنا دوست بنائے اور ان کی قربت اختیار کرے اور اس مقصد کے لیے مساجد اور دینی اجتماع بہت اچھا کردار ادا کرتے ہیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

تاریخ اجراء : 10 شوال المکرم 1447ھ/30 مارچ 2026ء